**الحمد لله رب العالمين وأشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله.**

## کلمہ توحید کی آٹھ شرطیں ہیں:

شرط نمبر(۱) علم: یعنی کلمہ کے معنی کا علم حاصل کرنا، کلمہ پڑھنے کے بعد کن کن باتوں کو تسلیم کرنا ہوگا، اور کن کن باتوں کی نفی یعنی انکار کرنا ہوگا، ان تمام باتوں کا علم ضروری ہے۔

دلیل: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ﴾ (سورۃ محمد: آیۃ:۱۹)

یعنی: ''اس بات کا یقینی علم ہو کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں''۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: (مَن مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَن لَّا اِلَهَ اِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ) (صحیح مسلم رقم ۲۶)

ترجمہ: ''جس کی موت اس حالت میں ہوئی ہو کہ وہ لا الہ الا اللہ کا مطلب جانتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

شرط نمبر(۲) یقین: یعنی کلمہ کے معنی پر پختہ یقین ہو ایسا یقین جس میں شک اور شبہ کی کوئی گنجائش نہ ہو۔

دلیل: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللهِ أُولَئِکَ هُمُ الصَّادِقُونَ﴾ (سورۃ الحجرات: آیۃ:۱۵)

یعنی: ''مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر پکا ایمان لائیں پھر کوئی شک اور شبہہ نہ کریں، اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں، یہی سچے لوگ ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: (أَشْهَدُ أَن لَّا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللهِ، لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاکٍّ فِيْهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ) (صحیح مسلم رقم:۲۷)

ترجمہ: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، ان دونوں کے اقرار کے ساتھ جو بندہ اللہ سے ملاقات کرے گا اس حال میں کہ اسے کوئی شک اور شبہہ نہ ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

اسی طرح آپ ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنے دونوں جوتے دے کر ارشاد فرمایا:

(مَنْ لَقِيْتَ وَرَآءَ هذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَن لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ) (صحیح مسلم رقم:۳۱)

ترجمہ: ''اس دیوار کے پیچھے جس سے تمہاری ملاقات ہو وہ دل کے یقین کے ساتھ گواہی دے رہا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، (اسے خوشخبری سنا دو) کہ وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

شرط نمبر(۳) اخلاص: یعنی حسن نیت کے ساتھ صرف اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے اس کلمہ کا اقرار کرنا، جس میں شرک کا شائبہ تک نہ رہے۔

دلیل: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:﴿أَلَا لِلَّهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ﴾ (سورۃ الزمر: آیۃ:۳) ترجمہ: ''خبردار! اللہ تعالی ہی کے لئے خالص عبادت کرنا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: (أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ) (صحیح بخاری رقم:۹۹)

ترجمہ: ''لوگوں میں قیامت کے دن میری شفاعت کا مستحق وہ خوش نصیب ہوگا جس نے لا الہ الا اللہ کو اپنے دل کے اخلاص کے ساتھ کہا ہوگا''۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

(اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ يَبْتَغِي بِذَلِکَ وَجْهَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ) (صحیح بخاری رقم ۴۲۵، وصحیح مسلم رقم:۳۳)

ترجمہ: ''اللہ نے اس پر جہنم حرام کر دیا ہے جو صرف اللہ کی رضاء کے لئے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہے''۔

شرط نمبر (۴) صدق: یعنی دل کی سچائی سے اس کلمہ کا اقرار کرنا، یہاں تک کہ دل میں کسی بھی طرح کا نفاق اور جھوٹ باقی نہ رہے۔

دلیل: ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ﴾ (سورة العنكبوت: آية: ۳)

یعنی: ''ان سے اگلوں کی بھی ہم نے خوب آزمائش کی یقیناً اللہ تعالی انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کر لے گا جو جھوٹ بولتے ہیں''۔

منافقین جو نفاق اور جھوٹ میں اللہ پر ایمان کا دعوی کرتے تھے ان کے بارے میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللهِ وَبِالْيَوْمِ الآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ☆ يُخَادِعُونَ اللهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلاَّ أَنفُسَهُم وَمَا يَشْعُرُونَ﴾ (سورة البقرة: آية: ۸-۹)

یعنی: '' اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالی پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن درحقیقت وہ ایمان والے نہیں ہیں، وہ اللہ تعالی کو اور ایمان والوں کو دھوکہ دیتے ہیں، لیکن دراصل وہ خود اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں، مگر سمجھتے نہیں''۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (مَا مِنْ يَشْهَدُ أَن لا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ صِدْقًا مِنْ قَلْبِه إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ) (صحیح بخاری رقم: ۱۲۸، صحیح مسلم رقم: ۳۲)

ترجمہ: ''جو دل کی سچائی سے لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہے اللہ تعالی اس پر جہنم کو حرام کر دیتا ہے''۔

ایسے ہی وہ جس نے اسلام کے ارکان کے بارے میں سوال کیا اور کہا کہ میں نہ اس سے زیادہ کروں گا اور نہ کم، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا:

(اِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ) (صحیح مسلم رقم: ۱۲) ترجمہ: ''اگر اس نے سچ کر دکھایا تو ضرور جنت میں داخل ہوگا''۔

شرط نمبر (۵) محبت: یعنی اللہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دین اسلام اور اس کلمہ کی محبت میں اس کا اقرار کرنا، یہ کلمہ جن چیزوں پر دلالت کرے ان چیزوں سے محبت ہو، اور جن امور کا تقاضا کرے ان سے محبت ہو، کلمہ پر صدق دل سے عمل کرنے والوں سے محبت ہو، اور جو چیزیں اس کلمہ کے منافی ہیں ان سے نفرت اور عداوت ہو۔

دلیل: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے ﴿وَالَّذِينَ آمَنُواْ أَشَدُّ حُبّاً لِّلّهِ﴾ (سورة البقرة: آية: ۱۶۵)

یعنی: ''جو ایمان والے ہیں وہ تو اللہ ہی سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ أَنْ يَكُوْنَاللهُ وَرَسُوْلُه أَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَن يُحِبَّ الْمَرْءُ لا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّهِ، وَأَن يَكْرَهَ أَن يَّعُوْدَ اِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّلْقَى فِي النَّارِ) (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

ترجمہ: ''جس کے اندر تین خصلتیں پائی گئیں اسے ایمان کا مزہ مل گیا''۔

نمبر (۱) جس کے نزدیک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ محبوب ہوں۔

نمبر (۲) جو صرف اللہ کے لئے کسی سے محبت کرے۔

نمبر (۳) اللہ کے فضل سے کفر سے نکلنے کے بعد کفر میں لوٹنے کو اسی طرح ناگوار اور برا سمجھے جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناگوار اور برا سمجھتا ہے''۔

شرط نمبر (۶) انقیاد واطاعت: یعنی کلمہ کے معانی اور اس کے تقاضوں پر مکمل طور سے عمل پیرا ہونا، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات رد نہ کرنا، ہر بات کی تصدیق کرنا۔

دلیل: ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَأَنِيبُوا إِلَى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لا تُنصَرُونَ﴾ (سورة الزمر: آية: ۵۴)

یعنی: ''تم سب اپنے رب کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کئے جاؤ اس سے قبل کہ تمہارے پاس عذاب آجائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے''۔

﴿وَمَن يُسلِمْ وَجهَهُ إِلَى اللهِ وَهُوَ مُحسِنٌ فَقَدِ استَمسَکَ بِالعُروَةِ الوُثقَى﴾ (سورۃ لقمان:آیۃ:۲۲)

یعنی: ’’اور جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کردے اور وہ نیکوکار بھی ہو یقیناً اس نے مضبوط کڑا تھام لیا‘‘۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: (کُلُّ أُمَّتِی یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلّا مَنْ أَبَیٰ‘ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَنْ یَّابَی ؟ قَالَ : مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ ‘ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَی )(صحیح بخاری رقم ۷۲۸۰)

ترجمہ: ’’میری امت کا ہر شخص جنت میں جائے گا مگر جس نے انکار کیا‘ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کا کون انکار کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میرا انکار کیا‘‘۔

شرط نمبر (۷) قبول: یعنی کبر اور غرور سے بچتے ہوئے دل اور زبان سے کلمہ اور اس کے تقاضوں کو قبول کرنا۔

دلیل: کفار ومشرکوں کے بارے میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ يَسْتَكْبِرُونَ﴾ (سورۃ الصافات:آیۃ:۳۵)

یعنی: ’’یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ سرکشی کرتے ہیں‘‘۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: (مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ مِنَ الْهُدَی وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ أَصَابَ أَرْضًا‘ فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ‘ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ فَأَمْسَكَتِ الْمَاءَ‘ فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا ‘ وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِکُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً ‘ فَذَلِکَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِيْنِ اللهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ ‘ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِکَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهِ ) (صحیح بخاری رقم:۷۹ وصحیح مسلم رقم:۲۲۸۲)

ترجمہ: ’’اللہ نے مجھے جو ہدایت اور علم دے کر مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال زمین کو پہنچنے والی زوردار بارش کی ہے‘ زمین کی ایک قسم زرخیز ہوتی ہے جو پانی کو جذب کرلیتی ہے اور خوب سبز گھاس پھونس اور پودا اگاتی ہے‘ اور ایک قسم سخت پتھریلی زمین کی ہوتی ہے جو پانی روک لیتی ہے اور اس سے اللہ تعالی لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے‘ وہ پیتے اور پلاتے ہیں اور اس سے کھیتی باڑی کرتے ہیں‘ اور زمین کی ایک تیسری قسم چٹیل میدان کی ہوتی ہے جو نہ پانی کو روکتی ہے اور نہ ہی گھاس وغیرہ اگاتی ہے‘ یہی مثال اس شخص کی ہے جو اللہ کے دین کی سمجھ حاصل کرتا ہے اور جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا اس سے فائدہ اٹھاتا ہے‘ وہ خود علم حاصل کرتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے‘ اور اس شخص کی مثال ہے جس نے اس پر سر ہی نہیں اٹھایا اور جو ہدایت دے کر مجھے اللہ نے بھیجا اسے قبول ہی نہیں کیا‘‘

شرط نمبر (۸) اللہ کے علاوہ جن کی بھی عبادت کی جارہی ہو ان کا انکار کرنا :

دلیل: ارشاد باری تعالی ہے: ﴿فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللهِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (سورۃ البقرۃ:۲۵۶)

یعنی: جو شخص طاغوت کا انکار کرے اور اللہ تعالی پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو کبھی نہ ٹوٹے گا‘ اور اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے‘‘۔

﴿ذَلِکَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ﴾ (سورۃ الحج:۶۲)

یعنی: ’’یہ سب اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جسے بھی یہ پکارتے ہیں وہ باطل ہے بیشک اللہ ہی بلند وکبریائی والا ہے‘‘۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے (مَنْ قَالَ لا اله الا الله وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ )(مسلم رقم:۲۳)

ترجمہ: ’’جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا اور اللہ کے علاوہ جن کی عبادت کی جاتی ہے ان سب کا انکار کیا تو اس کا مال وخون حرام ہوجاتا ہے اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔‘‘

اللہ تعالی ہم سب کو ان شرطوں کو پورا کرنے کی توفیق دے آمین۔